## 12541 ـ ضخیم اور زیادہ ہونے کے باعث فوائد دینا

**سوال**

کیا قرض بہت زیادہ ہونے کے باعث فوائد دینا حرام ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

جی ہاں قرض میں فائدہ دینا حرام ہے، چاہے وہ بہت زیادہ ہونے کے باعث ہی ہو.

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ جب قرض میں ادائیگی کرتے وقت زیادہ دینے کی شرط رکھی جائے تو یہ سود ہے جسے اللہ تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور ہر وہ قرض جس میں زیادہ ادا کرنے کی شرط رکھی جائے وہ بغیر کسی اختلاف کے حرام ہے.

ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان کا اس پر اجماع ہے کہ جب ادھار دینے والا ادھار لینے والے کو زیادہ دینے، یا ہدیہ دینے کی شرط لگائے، اور اس شرط پر ادھار دے تو وہ زیادہ لینا سود ہے.

ابی بن کعب، ابن عباس، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے کہ انہوں نے ایسے قرض سے منع کیا ہے جو نفع کھینچ کر لائے " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ المقدسی ( 6 / 436 ).

اور علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ قرض کی ادائیگی میں اتنا مال ہی واپس کرنا واجب ہے جتنا لیا گیا تھا، اور اگرچہ ادائیگی کے وقت قرض لینے والے دن کی قیمت سے کم ہو جائے یا زیادہ ہو.

لیکن امام احمد رحمہ اللہ نے ایك صورت اس سے مستثنی کی ہے وہ یہ ہے کہ: اگر حکمران نے اس کرنسی میں لین دین ختم کر دیا ہو جس میں قرض حاصل کیا گیا تھا، تو پھر وہ اس کی قیمت اس دن والی لگائےگا جس دن اس نے قرض لیا تھا، اوراتنی قیمت کی نئی کرنسی میں قرض کی ادائیگی کریگا، یہ اس لیے کہ اس کرنسی کا لین دین ختم کر دیا

گیا ہے، جس کی وجہ سے اس کرنسی کی قیمت ختم ہو گئی اور وہ بلا قیمت ہو چکی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہم نے بیان کیا ہے کہ مقروض شخص اتنا ہی واپس کریگا جتنا قرض اس نے لیا تھا، چاہے اس کا ریٹ کم ہو چکا یا وہ مہنگا ہو چکا ہو، یا اپنی حالت میں ہی ہو..... اور اگر قرض پیسے ہوں اور حکمران نے ان پیسوں کو حرام کر دیا ہو، اور اس کا لین دین ختم ہو چکا ہو، تو پھر قرض خواہ کے لیے اس کی قیمت لینا جائز ہے، اور اسے وہی قبول کرنے لازم نہیں...

اور امام مالك، لیث بن سعد اور امام شافعی رحمہم اللہ کہتے ہیں: اسے وہی لینے کا حق ہے جو اس نے قرض دیا تھا؛ کیونکہ یہ کوئی عیب نہیں ہے جو اس میں پیدا ہوا ہے، تو یہ اس کے ریٹ میں کمی کے قائم مقام ہوگا، ہمارے اس قول کی دلیل یہ ہے کہ:

حکمران کا اسے حرام قرار دینا اس کی مالیت کو ختم اور اسے خرچ کرنے سے روکتا ہے، تو یہ اس کے اجزاء کے تلف کے مشابہ ہوا، لیکن ریٹ میں کمی تو اسے واپس کرنے میں رکاوٹ نہیں ہوتی چاہے وہ زیادہ ہو یا کم؛ کیونکہ اس میں کوئی چیز پیدا نہیں ہوئی، بلکہ اس کا ریٹ ہی بدلا ہے تو یہ گندم کے مشابہ ہوا کہ جب اس کا ریٹ کم ہو جائے یا زیادہ " اھـ مختصرا

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ المقدسی ( 6 / 441 ).

واللہ اعلم .